© rasailojaraid.com



# فتح مانڈو

از ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب چغتائی پروفیسر دکن کالج پونہ

مانڈو سلاطین گجرات کا پایۂ تخت نویں صدی ہجری کی ابتدا سے لیکر سلطان باز بہادر کے آخر عہد تک رہا ہے۔ اس کے بعد وہ سلطنتِ مغلیہ میں مدغم ہو گیا۔ سلاطین گجرات و مالوہ میں شروع سے ہی جھڑپیں ہوتی رہتی تھیں اور اکثر اوقات طرفین کو فتح و شکست سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ لیکن سنہ ۹۲۴ھ میں سلطان مظفر کو جو فتح نصیب ہوئی اسے گجرات کے مورخ نے اس طرح بیان کیا ہے۔

مظفر[۵۱] شاہ سلطان جہانگیر آنکہ تیغ او بہ — بنائے کفر را ویراں و دین و شرع را نو کرد

چو از بخت ہمایوں کرد فتح قلعۂ منڈو — بود تاریخ سال آں ہمایوں فتح منڈو کرد

اس واقعہ کو اکثر مورخین نے اپنے ان مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے مگر حسنِ اتفاق سے اسی واقعہ کو ایک معاصر شاعر نے سلطان مظفر کے فرمانے پر نثر و نظم میں قلمبند کر دیا ہے۔ اس مسودہ کا نام خود مصنف نے کہیں نہیں بتایا ہے۔ البتہ بعد کے مصنفوں نے اسے خود بخود "تاریخ مظفر شاہی"[۵۲] سے موسوم کر دیا ہے جسے ہم بھی تسلیم کیے لیتے ہیں۔ احمد آباد میں بھولا ناتھ سارا کی لائبریری میں مجھکو بھی اس کتاب کے ایک نسخہ کے مطالعہ کرنے کا موقع ملا تھا۔ اور میں نے اسی وقت محسوس کر لیا تھا کہ یہ کوئی ادبی مسودہ ہے کیونکہ اس میں تاریخ کی بہ نسبت ادبی چاشنی بہت زیادہ تھی۔ پھر میں نے اپنے محترم دوست پروفیسر شیخ محمد ابراہیم دار کی مدد سے اس توقع پر نقل کر لیا تھا کہ اگر کہیں اس کا دوسرا نسخہ بھی مجھکو دستیاب ہو جائے گا تو مقابلہ کے بعد اس کو طبع

---

۵۱ حاجی الدبیر ظفر الوالہ ص ۱۰۶۔ ۵۲ فہرست مخطوطات فارسی برٹش موزیم Add. 26.279



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کردیا جائے گا۔ مگر افسوس! کہ اب تک کسی اور نسخہ کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ اس اہم مسودہ کا مصنف ایک شاعر ہے جو قانعی تخلص کرتا ہے اور صفحہ ۲ پر اپنے متعلق یوں لکھتا ہے۔

"وکمینہ بے بضاعت وشکستہ بے استطاعت قانعی کہ از فنون فضل وکمال بے بہرہ وبعجز وقصور معترف وبہ قلتِ بضاعت مقر است دربیان کیفیت آں بموجب فرمان واجب الاذعان سلطان سلاطین پناہ اہلِ ایمان تاج بخش گیتی ستان منبع صدق وصفا خلیفۂ خدا اعظم اولیا شروع می نماید۔"

اس کے بعد اشعار شروع ہوتے ہیں جن میں سے پہلا شعر یہ ہے۔

درکشور دولت چو سپہر علوی ۔۔۔ وز ہیبت صولت چو علی شیر خدائی

پھر پینتیس[۳۵] شعروں کے بعد لکھتا ہے۔

"اگرچہ بضاعت گاہے ور منثور در رشتۂ ابداغ نہ کشیدہ ودر سلکِ عبارت درنیاوردہ ودریں فن شریف ہیچگاہ بواجبی شروع ننمودہ۔ اما چوں بنظر کیمیا تاثیر حضرت شہریار سخن پرور اعتماد تمام است امید کہ سوادِ اوراقِ ایں مناقب کہ برچہرۂ روزگار چوں خلے بر عذار خوباں موجب ازدیاد حسن وملاحت است بنظر قبول اہلِ دانش وبینش مشرف گردد۔"

پھر پانچ شعروں کی ایک نظم ہے اور اس کے بعد سے سلطان مظفر کی روانگی بجانب قلعہ شادی آباد (منڈو) کا ذکر ہے اور یہیں سے کتاب کا اصل مضمون شروع ہوتا ہے۔ غرضکہ مصنف نے اپنے متعلق وضاحت کردی ہے کہ اس کو ہمیشہ نظم سے واسطہ رہا ہے اور محض سلطان مظفر کے حکم سے اس نے نثر لکھی ہے۔ تعجب ہے کہ بعض حضرات کو خود مصنف کی اس تصریح کے باوجود مغالطہ ہوا ہے اور انھوں نے متن کو اچھی طرح پڑھے بغیر مرآۃ سکندری[۱] کے تتبع میں یہ لکھدیا ہے کہ اس مسودہ کا مصنف ملالی ہے۔ مرآۃ سکندری کے مقدمہ

---

[۱] مرآۃ سکندری مطبوعہ بمبئی ۱۳۰۸ھ ص ۲-۱۔



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



میں دو مظفر شاہی تاریخوں کا ذکر ہے۔ ان میں سے ایک تاریخ تو سلطان مظفر شاہ بانیٔ سلطنتِ گجرات کے حالات پر مشتمل ہے اور دوسری تاریخ میں مظفر بن محمود کے حالات کا بیان و تذکرہ ہے لیکن موخر الذکر مظفر شاہی کے مصنف کا نام طباعت میں بجائے "ملائی" کے ملالی نظر آتا ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر حبیب اللہ مدرسہ کلکتہ نے اپنے ایک مضمون میں اس کی تصریح کردی ہے کہ یہ ایک ملا کی طرف منسوب ہوکر ملائی بن گیا ہے[51]

تذکروں میں تلاش سے قانعی تخلص کے دو شاعروں کا ذکر ملتا ہے ایک تو عہد جامی کے سخنوروں میں سے تھا۔ اور دوسرے قانعی کے متعلق یہ بیان ملتا ہے۔ "قانعی میر سید علی کاشی سر آمد سخنوران در خوش فکری و خوش تلاشی در اصفہان بکمال عزو وقار بر در قبولیتِ تمام ہمانجا عمر بپایان آورد۔"[52]

اگرچہ یقین سے نہیں محض قیاساً کہا جاسکتا ہے کہ موخر الذکر وہی قانعی ہے جو کبھی ہندوستان میں تھا اور پھر وہ اصفہان چلا گیا تھا۔ جہاں وہ آخر عمر تک رہا۔ ہندوستان کے زمانہ قیام میں اس نے یہ مسودہ لکھا جو عام لوگوں کی نظر سے نہیں گذر سکا اور اس بنا پر کسی نے اس کا حوالہ نہیں دیا۔ میں نے حال میں ہی ایک مضمون بعنوان "مرآۃ اسکندری کا ایک مخطوطہ اپنے کالج کے مجلہ میں طبع کرایا ہے[53]۔ یہ مخطوطہ ۱۰۳۳ھ کا یعنی اصل تصنیف سے تقریباً تین سال بعد کا لکھا ہوا ہے۔ جبکہ اس کا مصنف شیخ سکندر منجھو ابھی جہانگیر کی ملازمت میں تھا اور اس پر اعتماد الدولہ والد نور جہاں کے ہاتھ کی تحریر ہے۔ اس مخطوطہ کے مقدمہ میں ہمیں صرف تین تاریخوں کا پتہ ملتا ہے جو اس وقت مصنف کے پیشِ نظر تھیں یعنی

(۱) تاریخ احمد شاہی — از حلوی شیرازی

(۲) تاریخ محمود شاہی — مصنف ایک فاضل

(۳) تاریخ بہادر شاہی — "

---

۵۱ روئداد انجمن تاریخ ہند جلسۂ کلکتہ ۱۹۳۹ء ص ۸۵۸-۷۶ مضمون Undiscovered pre-Mughal Source Books.

۵۲ صبح گلشن ص ۳۲۹ ۵۳ شمع انجمن ص ۳۸۹ و تحفۃ الکرام ص ۲۳۶ ۔ ۵۴ بلیٹن دکن کالج ج ۴ نمبر ۲ ص ۳۴-۱۲۷



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



حالانکہ مطبوعہ نسخہ میں "مظفرشاہی" نام اور دو تاریخوں کا ذکر ہے جن کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کہاں سے آگئی ہیں۔ میں نے خود مراۃ سکندری کے تین مخطوطے معلی القاب نواب سرکار سالار جنگ بہادر کے کتب خانے میں دیکھے ہیں ان میں سب سے زیادہ مابعد کے زمانہ کا مخطوطہ ۱۱۲۰ھ کا مکتوبہ ہے اور اس میں وہی تین ماخذ موجود ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا مخطوطہ میں ہے۔ ہاں بعض مخطوطے جو گذشتہ صدی کے لکھے ہوئے ہیں اور جو ۱۸۳۱ء کے بعد کے معلوم ہوتے ہیں جبکہ مراۃ سکندری پہلی مرتبہ طبع ہوئی تھی ان میں اسی طرح پانچ ماخذ درج ہیں۔[۱]

مصنف مراۃ احمدی[۲] نے جہاں فتح مانڈو یعنی مظفرشاہ کے ۹۲۴ھ کے واقعہ کا ذکر کیا ہے وہاں ایک تاریخ مظفرشاہی کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ مراۃ سکندری میں اس واقعہ کو "بہادرشاہی"[۳] کے حوالہ سے درج کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں جہاں مراۃ احمدی میں تاریخ گجرات کے ماخذ پر بحث کی ہے وہاں بھی محض ایک مظفرشاہی[۴] کا تذکرہ ہے۔ اس سے اس بات کا بین ثبوت ملتا ہے کہ مراۃ احمدی کے مصنف کو صرف ایک تاریخ مظفرشاہی متعلقہ فتح مانڈو کا علم تھا جس کا اس نے حوالہ بھی دیا ہے۔ یہ کتاب خود مراۃ سکندری کے مصنف کو نہ مل سکی اور اس بنا پر مراۃ سکندری میں کسی ایک تاریخ مظفرشاہی کا بھی ذکر نہیں ملتا جس سے دوسری کتابوں کی طرح اس کی تصنیف میں مدد لی گئی ہو۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کوئی اور مکمل تاریخ مظفرشاہی لکھی گئی ہو اور وہ ہم تک نہ پہنچی ہو۔

اب میں نفس کتاب فتح مانڈو کی طرف رجوع کرتا ہوں جس میں اگرچہ ادبیت کے علاوہ تاریخی مواد کم ہے، لیکن جو کچھ بھی ہے وہ ذاتی مشاہدہ پر مبنی ہے اور اس میں ان بعض مقامات کا نام آتا ہے جو اس عہد میں بڑی اہمیت رکھتے تھے۔ چنانچہ ذیل میں اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

---

[۱] نسخہ پٹنہ خدابخش لائبریری۔ کتب خانہ پیر محمد شاہ احمد آباد۔ و بمبئی ایشیاٹک سوسائٹی۔

[۲] مراۃ احمدی مطبوعہ بڑودہ ج ا ص ۶۴۔ [۳] مراۃ سکندری ص ۱۴۷۔ [۴] مراۃ احمدی جلد ا



© rasailojaraid.com

خلاصۂ کتاب | ۹۱۶ھ میں جب سلطان ناصر الدین شاہ مالوہ کا انتقال ہوا تو اس کی وصیت کے مطابق شاہ کا تیسرا بیٹا محمود الملقب بہ محمود ثانی تخت نشین ہوا۔ لیکن جب امرا میں کچھ نزاع ہوا تو انھوں نے صاحب خاں برادر سلطان محمود کو بادشاہ تسلیم کر لیا۔ اب محمود نے ایک ہندو راجپوت مدنی رائے سے مدد طلب کی۔ جس کی وجہ سے محمود کامیاب ہو گیا مگر ساتھ ہی اس کا نتیجہ یہ بھی ہوا کہ مدنی رائے سلطان محمود پر بہت حاوی ہو گیا اور اس نے ایک اسلامی سلطنت میں ایسے امور شروع کر دیئے جن کا استیصال لازمی تھا۔ چنانچہ سلطان مظفر کو جو اس وقت محمد آباد چاپانیر میں تھا اطلاع پہنچی کہ سلطان محمود پر مدنی رائے کا اس درجہ قبضہ ہو چکا ہے کہ مسجدوں کی بے حرمتی اور عورتوں کی عصمت دری تک کی نوبت آ گئی ہے بادشاہ مظفر محمد آباد سے روانہ ہو کر فتح آباد (دھولقہ) میں خیمہ فگن ہوا تو یہاں اس کو قیصر خاں کے ذریعہ علم ہوا کہ محمود خلجی مدنی رائے سے تنگ آ کر بھاگ گیا ہے۔ اسی اثنا میں سلطان مظفر بمقام "شہر بانو" (نواگاؤں) پہنچا اور یہاں قیصر خاں کو فوج کثیر اور بیشمار رہا تھی اس غرض سے عطا کئے کہ وہ ان کی مدد سے محمود خلجی کو پھر تخت پر بحال کر دے اور خود گودھرہ میں قیام کیا۔ یہاں سے سلطان مظفر شاہ نے اپنے بڑے لڑکے سکندر خاں کو محمد آباد روانہ کر دیا۔ اور شہزادہ لطیف اور بہادر اپنے پدر بزرگوار کے ہمرکاب رہے۔ اس کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر مظفر آباد عرف بنبی آیا جہاں قیام کر کے اس نے محمود خلجی کے لئے عطیات اور تحائف روانہ کئے۔ پھر دینا پور پہنچ کر قیصر خاں سے خلوت میں ملاقات کی اور اس کے عہدہ میں اضافہ کر کے مزید فوج اور ساز و سامان جنگ سے نوازا اور محمود خلجی کو ایک تلوار بھی تحفۃً دی سلطان مظفر یہاں سے روانہ ہو کر بھکور آیا۔ اور یہاں اس کو اپنے فرزند سکندر خاں کی وفات کی اطلاع ملی تو اس نے یہیں مجلسِ تعزیت قائم کی۔ اور اسی مقام پر عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی اور قربانی کے جانور ذبح کئے۔ اس کے بعد فوراً یہاں سے روانہ ہو کر ونتا پور میں فروکش ہوا۔ اور افتخار الملک مجلس گرامی فتح خاں کو شرف باریابی بخشا۔ پھر بمقام دیولہ (دہلی) جا کر دم لیا۔ یہاں سلطان محمود خلجی سے ملاقات ہوئی تو سلطان مظفر نے

© rasailojaraid.com



اس کو چند ہدایات و نصائح کیں۔ اور ان کے علاوہ مزید عطیات سے بھی نوازا۔ اس مقام پر مدنی رائے کے بعض اعزہ و رفقا بھی بہ طور جاسوس محض حالات دریافت کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے آخر کار وہاں پہنچ گئے جہاں مدنی رائے نے فوج کثیر جمع کر رکھی تھی اور خود رانا سانگا سے مدد حاصل کرنے چتوڑ چلا گیا تھا۔ سلطان مظفر کی فوج نے مدنی رائے کے لشکر کو شکست دی اور خود آگے بڑھکر امجھرہ (انجھرہ) میں پڑاؤ ڈالا یہاں سلطان مظفر نے گھوڑے پر سوار ہوکر شہر کا جائزہ لیا۔ اور پھر تمام فوج کو مورچوں پر متعین کر دیا اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا گیا۔

محاصرہ میں محصورین کی حالت اس درجہ نازک ہوگئی کہ سلطان مظفر سے کچھ مہلت کے لئے درخواست کی گئی تاکہ محصور سپاہی باہر جاسکیں اور قلعہ کو سلطان کے حوالہ کر دیں۔ اگرچہ سلطان کو ان لوگوں کی بات کا یقین نہ تھا۔ تاہم اس نے ان کی درخواست منظور کر لی۔ ان لوگوں کو خیال یہ تھا کہ مدنی رائے خود چتوڑ سے افواج لیکر آجائیگا لیکن جب وہ نہ آیا تو انھوں نے سلطان سے مزید مہلت طلب کی۔ رانا سانگا کی فوج اس وقت اجین پہنچ چکی تھی۔ سلطان نے مزید مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ اور اپنی افواج کو قلعہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا۔ پانچ دن کے اندر اندر بیشمار سیڑھیاں اور بیلیاں تیار ہوگئیں۔ اور چھٹے دن تمام دشمنوں کا کام تمام کر دیا گیا۔ اس خوشی میں فتح کے جھنڈے بلند کئے گئے۔ بادشاہ کے چتر کو اونچا کیا گیا اور اسی حالت میں منڈو کی مسجد ہوشنگ کی طرف فاتحین کا جلوس روانہ ہوا۔

اب سلطان مظفر نے سلطان محمود خلجی کے پاس ایلچی کے ذریعہ یہ پیغام بھیجا کہ ہم نے شہر کو کفار کی خباثت سے پاک و صاف کر دیا ہے کیونکہ ہمیں خدا کی توفیق اور اس کے فضل سے یہ استطاعت حاصل ہوئی تھی اس لئے اب آپ کو اپنا تخت سنبھالنا چاہیے۔

مظفر شاہ کردہ فتح منڈو — کہ اول تخت گاہش دہار باشد
اگر پرسند از تاریخ فتحش — پریشانی ہمہ کفار باشد

قد فتح المندو سلطاننا



© rasailojaraid.com

اس کے بعد سلطان محمود خلجی کی طرف سے ایک بڑی شاندار دعوت ہوئی اور سلطان مظفر نماز ظہر ادا کرنے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرتا ہوا محمد آباد کی طرف روانہ ہوگیا۔ غرضکہ ۱۱ ذوالقعدہ سنہ ۹۲۳ھ سے ۱۲ صفر سنہ ۹۲۴ھ تک یہ فتح مکمل ہوگئی۔

عنقریب فتح منڈو (مظفر شاہی) مصنفہ قانعی کا یہ متن مع ضروری حواشی وغیرہ کے شائع ہوگا جس میں تمام تفصیلات درج ہیں جو اس مختصر مقالہ میں نہیں آسکتی تھیں۔

---

# اعلان

یکم جون سنہ ۱۹۴۳ء سے تالیفات ندوۃ المصنفین کی قیمت حسب ذیل ہوگئی ہے۔

| | |
|---|---|
| اسلام میں غلامی کی حقیقت۔ مجلد ۸ؔ/ غیر مجلد عہ/ | فہم قرآن - مجلد ۸ؔ/ غیر مجلد عاؔ/ |
| تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام - مجلد ۸ؔ/ غیر مجلد سہ/ | غلامان اسلام۔ مجلد سے/ غیر مجلد ۸ؔ/ |
| سوشلزم کی بنیادی حقیقت مجلد ۸ؔ/ غیر مجلد سے/ | اخلاق و فلسفۂ اخلاق مجلد سے/ غیر مجلد ۸ؔ/ |
| اسلام کا اقتصادی نظام طبع جدید مجلد للعہ/ غیر مجلد ۸ؔ/ | قصص القرآن حصہ اول مجلد صہ/ غیر مجلد للعہ/ |
| اسلام کا اقتصادی نظام طبع قدیم مجلد عہ/ غیر مجلد ۸ؔ/ | وحی الٰہی - مجلد ۸ؔ/ غیر مجلد عاؔ/ |
| ہندوستان میں قانون شریعت کے نفاذ کا مسئلہ ۴؍ | بین الاقوامی سیاسی معلومات عاؔ/ |
| نبی عربی صلعم غیر مجلد عہ/ | خلافت راشدہ مجلد ۸ؔ/ غیر مجلد سے/ |

ناظم ندوۃ المصنفین دہلی